روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 19 فروری 2011ء 15ربیع الاول 1432 ہجری 19 تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 41

استغراق سے تلاوت

حضرت عمرؓ کو قرآن سے عشق تھا۔ اور انتہائی محبت اور استغراق سے اس کی تلاوت کرتے ایک دفعہ سورۃ تکویر کی تلاوت کی جب اس آیت پر پہنچے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَت جس کا ایک مطلب یہ بھی لیا گیا ہے کہ اعمال نامے ظاہر کردیئے جائیں گے تو غش کھا کر گر پڑے۔

(ازالۃ الخفاء جلد4ص53مترجم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پانچواں لطیفہ سورۃ فاتحہ میں یہ ہے کہ وہ اس اتم اور اکمل تعلیم پر مشتمل ہے کہ جو طالب حق کے لئے ضروری ہے اور جو ترقیات قربت اور معرفت کے لئے کامل دستورالعمل ہے۔ کیونکہ ترقیات قربت کا شروع اس نقطہ سیر سے ہے کہ جب سالک اپنے نفس پر ایک موت قبول کرکے اور سختی اور آزارکشی کو روا رکھ کر ان تمام نفسانی خواہشوں سے خالصاً للہ دست کش ہوجائے کہ جو اس میں اور اس کے مولیٰ کریم میں جدائی ڈالتے ہیں اور اس کے مونہہ کو خدا کی طرف سے پھیر کر اپنی نفسانی لذات اور جذبات اور عادات اور خیالات اور ارادات اور نیز مخلوق کی طرف پھیرتے ہیں اور ان کے خوفوں اور امیدوں میں گرفتار کرتے ہیں اور ترقیات کا اوسط درجہ وہ ہے کہ جو جو ابتدائی درجہ میں نفس کشی کے لئے تکالیف اٹھائی جاتی ہیں اور حالت معتادہ کو چھوڑ کر طرح طرح کے دکھ سہنے پڑتے ہیں وہ سب آلام صورت انعام میں ظاہر ہوجائیں اور بجائے مشقت کے لذت اور بجائے رنج کے راحت اور بجائے تنگی کے انشراح اور بشاشت نمودار ہو اور ترقیات کا اعلیٰ درجہ وہ ہے کہ سالک اس قدر خدا اور اس کے ارادوں اور خواہشوں سے اتحاد اور محبت اور یک جہتی پیدا کرلے کہ اس کا تمام اپنا عین واثر جاتا رہے اور ذات اور صفات الٰہیہ بلاشائبہ ظلمت اور بلا توہم حالیت ومحلیت اس کے وجود آئینہ صفت میں منعکس ہوجائیں اور فنا اتم کے آئینہ کے ذریعہ سے جس نے سالک میں اور اس کی نفسانی خواہشوں میں غایت درجہ کا بُعد ڈال دیا ہے انعکاس ربانی ذات اور صفات کا نہایت صفائی سے دکھائی دے۔ اس تقریر میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس میں وجودیوں یا ویدانتیوں کے باطل خیال کی تائید ہو۔ کیونکہ انہوں نے خالق اور مخلوق میں جو ابدی امتیاز ہے شناخت نہیں کیا اور اپنے کشوف مشتبہ کے دھوکہ سے کہ جو سلوک ناتمام کی حالت میں اکثر پیش آجاتے ہیں یا جو سودا انگیز ریاضتوں کا ایک نتیجہ ہوتا ہے سخت مغالطات کے پیچ میں پڑ گئے یا کسی نے سکر اور بے خودی کی حالت میں جو ایک قسم کا جنون ہے اس فرق کو نظر سے ساقط کردیا کہ جو خدا کی روح اور انسان کی روح میں باعتبار طاقتوں اور قوتوں اور کمالات اور تقدسات کے ہے۔ (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1ص586)

داخلہ کلاس ششم 2011ء

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن وسطی ربوہ میں امسال کلاس ششم انگلش میڈیم میں داخلہ لینے والے طلبہ اور ان کے والدین سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل شیڈیول کے مطابق سکول سے رابطہ کریں۔ نیز سیٹیں دستیاب ہونے پر کلاس ہفتم اور ہشتم میں داخلہ جات کا فیصلہ مارچ 2011ء کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند طلبہ سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل شیڈیول کے مطابق سکول سے رابطہ کریں۔

پراسپیکٹس / فارم مورخہ 12 تا 24 مارچ 2011ء کو دستیاب ہوں گے۔

داخلہ ٹیسٹ مورخہ 2/اپریل کو صبح 9 بجے ہوگا۔

میرٹ لسٹ مورخہ 4/اپریل بوقت 11 بجے دن آویزاں ہوگی۔

ادائیگی واجبات مورخہ 5 تا 7/اپریل 2011ء کی جاسکتی ہے۔

کلاسز کا آغاز مورخہ 10/اپریل 2011ء سے ہوگا۔

نوٹ: داخلہ ٹیسٹ انگریزی اور ریاضی میں ہوگا۔ جنرل معلومات کے سوالات بھی پوچھے جاسکتے ہیں۔ نیز اردو میڈیم کے ساتھ پنجم کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ کیلئے ٹیسٹ اردو میں ہوگا تاہم کلاس ششم میں پڑھائی انگلش میڈیم میں ہوگی۔

(پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

قرارداد تعزیت برائے جاں نثاران انڈونیشیا

(سٹینڈنگ مجلس شوریٰ پاکستان)

سٹینڈنگ مجلس شوریٰ پاکستان کا یہ نمائندہ اجلاس چک یوسِک انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ پر 6/فروری 2011ء کو مخالف ہجوم کے حملہ میں راہ مولیٰ میں جاں کی قربانی پیش کرنے والے اپنے تین احمدی بھائیوں کی المناک شہادت پر عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، جماعت احمدیہ انڈونیشیا اور بالخصوص ان جاں نثاروں کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

ہمارے ان بھائیوں نے مرکز احمدیت سے دور دراز کی ایک سرزمین میں جس ایمانی استقامت اور خلافت احمدیہ سے مومنانہ اخلاص و وفا کے ساتھ شجاعت و بہادری کا جو شاندار نمونہ پیش کیا ہے وہ یقیناً قابل رشک ہے اور قرون اولیٰ اور سرزمین کابل افغانستان میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی یاد دلاتا ہے جن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہوں نے محض خدا تعالیٰ اور مسیح و مہدی پر ایمان میں ثابت قدمی دکھاتے ہوئے اپنی جانیں وار دیں۔ (اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ رحم فرمائے اور اپنی جنت میں داخل کرے اور ان کے درجات ہمیشہ بلند کرتا ہے۔)

ان میں پہلے جاں نثار 35 سالہ مکرم چاندرا صاحب ہیں جنہیں حملہ آور مخالف احمدیت ہجوم نے اس بے دردی اور سفّاکی سے چھریوں، درانتیوں اور لاٹھیوں سے شہید کر کے مُثلہ کیا کہ ان کی نعش پہچانی نہ جاتی تھی۔ ان کے بھائی نے جسم کے ایک نشان سے ان کو پہچانا۔

راہ حق کے دوسرے جاں نثار شمالی جکارتہ کے 38 سالہ مکرم احمد برسونو صاحب تھے۔ جنہوں نے 2002ء میں مع پانچ افراد خاندان بیعت کی سعادت پائی اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد اپنے اندر ایک حیرت انگیز اخلاقی اور روحانی انقلاب پیدا کیا۔ وہ ایک باکردار اور پرجوش باثمر داعی الی اللہ اور خادم خلق تھے۔ دور کی سرزمین میں ہوتے ہوئے خلافت احمدیہ سے انہیں ایسا روحانی قرب عطا ہوا کہ چاروں خلفائے احمدیت کی خواب میں زیارت کی۔ وہ دیر بعد آئے مگر بہتوں سے آگے نکل گئے۔ ہمارے اس مخلص بھائی کو نہایت ظالمانہ طریق سے چھریوں اور ڈنڈوں سے شہید کر کے نعش کی بے حرمتی کی گئی۔

تیسرے انڈونیشین جاں نثار بھائی 35 سالہ مکرم اَرونی برسانی صاحب تھے، جنہوں نے 2008ء میں مع تین افراد خاندان بیعت کی سعادت پائی۔ اور اپنی پُرمعصیت زندگی میں ایسا زبردست انقلاب پیدا کیا کہ پکّے نمازی اور تہجد گزار بن گئے۔ بسا اوقات شہادت کی تمنا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ آرزو قبول فرمالی۔ موصوف کو بھی چھریوں، درانتیوں اور لاٹھیوں سے شہید کر کے ان کی نعش کا حلیہ بگاڑ اگیا۔ اور یوں ہمارے ان تینوں بھائیوں نے پہلے بزرگوں کی یاد تازہ کرتے ہوئے اور بہادری و جاں نثاری کے نمونے دکھاتے ہوئے سرزمین انڈونیشیا میں اپنے خون سے احمدیت کی نئی تاریخ رقم کی۔

بناکر دند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدارحمت کنداین عاشقانِ پاک طینت را

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے ان بھائیوں کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے 11/فروری 2011ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے کشف میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے نقش قدم پر چلنے والے کچھ اور لوگوں کا یوں ذکر فرمایا تھا ان میں یہ دور دراز علاقہ میں رہنے والے لوگ بھی شامل ہیں۔ جن میں سے بہت سوں نے خلفائے احمدیت میں سے بھی کسی کو نہیں دیکھا تھا لیکن ایمانی مضبوطی ان کی بے مثال ہے۔ خلافت سے وفا کا تعلق قابل تقلید ہے......سو یہ جاں نثار تو اپنا مقام پا کر اور قابل تقلید مثالیں چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوئے ہیں اور قادیان سے ہزاروں میل دور رہتے ہوئے بھی حضرت اقدس مسیح موعود کی سچائی کو ثابت کرنے والے بن گئے۔

ہمارا یہ اجلاس جہاں اپنے انڈونیشین احمدی بھائیوں کی عظیم الشان شہادتوں پر ان کے لواحقین، اور جماعت احمدیہ انڈونیشیا سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے وہاں جماعت احمدیہ پاکستان کی طرف سے (جو خود بھی مظلومیت کا نشانہ بنی ہوئی ہے) اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تعزیت کرتے ہوئے یہ عہد تازہ کرتے ہیں کہ ایسے مظالم نہ کبھی پہلے آپ کے باوفا غلاموں کے ایمانوں کو متزلزل کر سکے ہیں اور نہ آئندہ کر سکیں گے۔ بلکہ جس طرح ماضی میں ہر ایسا واقعہ مخلص احمدیوں کے ایمانوں میں اضافہ کا موجب ہوتا رہا آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا اور کبھی احمدیوں کے مظلومانہ صبر کی پاکیزہ روایت پر حرف نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب عالمگیر جماعت کو اور ہمیں اپنی خاص حفاظت میں ہمیشہ ثابت قدم رکھے آمین۔

(ہم ہیں ممبران سٹینڈنگ مجلس شوریٰ پاکستان)

تبصرہ

مجاہد روس و بخارا

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب

مؤلف: الحاج کریم ظفر ملک صاحب

مرتب: احمد طاہر مرزا صاحب
ناشران: کریم ظفر ملک، سلیم ناصر ملک، نعیم طاہر ملک
مطبع: پرنٹ ویل امرتسر
ضخامت: 373 صفحات

جماعت احمدیہ کی تاریخ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے اور دعوت الی اللہ کا باب کھولا جائے تو قربانیوں سے لے کر ترقیات تک متنوع قسم کے کارہائے نمایاں نظر آتے ہیں جو خدام سلسلہ اور داعیان الی اللہ نے سرانجام دیئے۔ دعوت الی اللہ جیسا عظیم کام کرنے والے ایک دیرینہ خادم سلسلہ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مربی سلسلہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی نوعیت کی بے مثال اور بے نظیر خدمات سرانجام دیں اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو آگے سے آگے پہنچایا اور قربانیاں پیش کیں۔

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب دو سال تک مذہب کے نام پر روسی قید خانوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کے قدم نہ ڈگمگائے۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر ماریں کھائیں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ ان کے بدن پر گہرے گہرے زخموں کے نشان ان پر ڈھائے جانے والے مظالم کی گواہی دیتے رہے۔ ان کی دلچسپ اور ایمان افروز آپ بیتی حضرت مولوی صاحب کی زندگی میں ہی شائع ہوگئی تھی اور پھر مختلف وقتوں میں تین ایڈیشنز شائع ہوئے اب حال ہی میں آپ کے بیٹے مکرم کریم ظفر ملک صاحب نے نئے اضافوں اور مفید حوالہ جات کے ساتھ پانچواں ایڈیشن شائع کیا ہے۔ جس میں خاص طور پر حضرت مولوی صاحب کی روس کے بعد کی زندگی کے حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ اس آپ بیتی کا حجم پہلے ایڈیشنوں سے قریباً دوگنا ہے۔

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب دھرم کوٹ رندھاوا تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں حضرت شیخ حسین بخش صاحب کے ہاں 1899ء میں پیدا ہوئے، آپ تین بھائی بہن تھے۔ آپ 1910ء کے اخیر میں قادیان میں برائے حصول تعلیم تشریف لے گئے اور مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی اور 1920ء میں جامعہ احمدیہ پاس کیا اور پنجاب یونیورسٹی سے بھی مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کی۔ 1924ء تک کی میدان عمل کی زندگی کے بعد آپ کی روس کی مجاہدانہ زندگی کا آغاز ہوا جو آپ کی زندگی کا اہم باب ہے۔ زیر تبصرہ کتاب کو چھ ابواب میں طبع کیا گیا ہے جس میں رنگین اور دیدہ زیب تصاویر چار چاند لگا رہی ہیں۔ ان چھ ابواب میں خلفاء احمدیت کی نظر میں آپ کا مقام، ابتداء سے میدان عمل تک، آپ بیتی مجاہد روس و بخارا، علمی خدمات، قادیان میں خدمات، ربوہ میں خدمات اور تاثرات و یادیں شامل ہیں۔ آپ کی آپ بیتی بہت ایمان افروز اور دلچسپ ہے، اگر مطالعہ کیا جائے تو ایک نشست میں ہی قاری مکمل کر لیتا ہے۔ تقریباً ڈیڑھ صد صفحات پر پھیلی ہوئی جذبات و احساسات کو گرمانے والی آپ بیتی میں آپ کی تاشقند اور ماسکو میں آمد، انہی شہروں کے قید خانوں کے حالات اور قربانیوں کی داستانیں اور دعوت الی اللہ کے کارنامے درج کئے گئے ہیں، اس کو پڑھتے وقت قاری کا بعض جگہ سانس رکتا ہے، عظیم قربانی کو سوچ کر ایمان میں تازگی آتی ہے اور حضرت مولوی صاحب کا استقلال اور استقامت اور ظلموں کو سہنے کے بعد صبر کا نمونہ دیکھ کر عزم و ہمت جوان ہوتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جو اپنے اس استاد کے حوالے سے تاثرات کا اظہار کیا ہے وہ بھی شامل اشاعت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خط میں حضرت مولوی صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب روس و بخارا میں اپنی قربانیوں کی وجہ سے جماعت کی تاریخ کا حصہ ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے بچوں تک سے انہیں محبت تھی اور اس محبت میں ایک احترام تھا۔ ان بزرگوں میں (رفقاء) کا رنگ تھا۔ پُرسکون چہرے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی۔ زیر لب دعائیں چلتے پھرتے۔ جب بھی ملتے میں نے انہیں زیر لب دعائیں کرتے ہی دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں اور قربانیاں جاری رکھنے کی توفیق دے اور جماعت کو ہمیشہ مخلص، باوفا، نیک خادم سلسلہ میسر آتے رہیں۔

اس کتاب کو بہت خوبصورت، مضبوط جلد اور عمدہ کاغذ پر طبع کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی حضرت مسیح موعود اور آپ کے پانچوں خلفاء کی شبیہ مبارک اور حضرت مولوی صاحب کی مختلف تصاویر بھی آراستہ کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولف اور ان کی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے بڑی محبت سے یہ قابل تقلید نمونے سے بھری کتاب شائع کی جو احمدی لٹریچر میں ایک مفید اور قیمتی اضافہ ہے۔

(ایف۔ شمس)

مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی

ایک سفید پرندہ

محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی یادیں

4 جنوری 2011ء کو بعد دوپہر فرینکفورٹ سے اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری جرمنی مکرم یحیٰی زاہد صاحب نے یہ افسوسناک خبر دی کہ جماعت جرمنی کے ایک مایہ ناز سپوت مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب وفات پاگئے ہیں، ہم سے بچھڑ کر بہت دور چلے جانے والے ہیوبش صاحب کی رحلت کی یہ خبر میں نے کولون میں بیٹھے ایک بچے کو دی جس کی عمر ابھی پورے سولہ سال بھی نہیں ہوئی تو وہ چیخ چیخ کر مجھے کہنے لگا کہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ دراصل یہ اُس محبت اور تعلق کا بے ساختہ اِظہار تھا جو محترم ہیوبش صاحب نوعمر بچوں کے دلوں میں بھی بنا چکے تھے۔ یہی نہیں اس کے بعد میں نے احباب جماعت کو اطلاع دی تو ان کی طرف سے بھی ایسا ہی اظہارِ محبت دیکھنے میں آیا۔ بعض نواحمدی دوستوں سے تو بات کرنی بھی دشوار ہوئے جارہی تھی۔

میرے آنگن سے قضا لے گئی چُن چُن کے جو پھول
جو خدا کو ہوئے پیارے، مرے پیارے ہیں وہی

خاکسار محترم ہیوبش صاحب سے پہلی بار 1972/73ء میں ملا۔ یہ پہلی ملاقات جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر خلافت لائبریری کے اُس نوتعمیر شدہ کمرے میں ہوئی تھی جہاں بعد میں مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم کا دفتر بنا۔ اُس وقت قبول احمدیت کے بعد آپ پہلی بار جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے تھے۔ انہی دنوں مرحوم کی شادی ماریشس کی ایک نہایت مخلص خاتون محترمہ ہدایت بیگم سوکیا صاحبہ سے ہوئی تھی۔ چونکہ ابا جان محترم مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب ایک لمبا عرصہ بطور مربی سلسلہ ماریشس میں خدمت دین بجالا چکے تھے اور ساری جماعت ابا جان سے غیر معمولی محبت کا تعلق رکھتی تھی، اس وجہ سے آپ کا بھی ابا جان سے ویسا ہی تعلق بن گیا جسے آپ نے ہمیشہ نبھایا۔ جب بھی ربوہ آنا ہوتا تو ہمارے ہاں لازماً آتے اور اولین فرصت میں آتے۔ جب موجودہ نیشنل امیر صاحب جرمنی کو قادیان میں بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس کے بعد ہیوبش صاحب موجودہ امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو ربوہ لائے تو بھی سب سے پہلے ہمارے گھر ہی لے کر آئے تھے۔ بعد میں ابا جان جرمنی آتے تو بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے گھر بلاتے۔ اسی نسبت سے ہم بھائیوں کے ساتھ بھی ایسی دوستی ہوئی جس کا مرحوم نے ہمیشہ پاس کیا خصوصاً میں تو ہمیشہ ہی آپ کی محبت وشفقت کا موردرہا۔

آپ دوستی ہر طرح سے اور ہر حال میں نبھانے والے تھے، جب موقع میسر آتا تو پہنچ کر ملتے اور اگر فاصلوں کی دوریاں حائل ہوتیں تو خط کو قاصد بنا کر بھیج دیتے اور ہمارے ساتھ یہ سلسلہ ربط بہم ابتداء سے ہی رہا۔ مجھے خوب یاد ہے ربوہ میں اس قدر باقاعدگی سے آپ کے خطوط آتے تھے کہ ہمیں انتظار رہتا۔ ایک مرتبہ تو آپ کا خط حیرت انگیز طور پر ہمیں ملا کیونکہ لفافہ پر صرف M. I. Munir, Rabwah لکھا تھا اور وہ بھی شکستہ تحریر میں۔ یہاں جرمنی میں بھی مجھے اتنے خطوط لکھے کہ میرے پاس دعاؤں سے بھرے ان خطوط کا اچھا خاصا ذخیرہ جمع ہے۔ اسی طرح تحفے تحائف بھیج کر بھی دوستی کے اس تعلق کو زندہ رکھتے میری والدہ مرحومہ کو اعصابی تکلیف رہتی تھی جس کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک مرتبہ جرمنی کی تیار شدہ رائل جیلی بھجوائی۔ محترم ہیوبش صاحب کو بھی کسی طرح اس کا علم ہوگیا۔ اس کے بعد جب بھی آپ ربوہ آتے اُسی فرم کی ایک پیکنگ امی جان مرحومہ کے لئے ضرور لاتے اور یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ اِسی طرح گاہے گاہے آپ کی طرف سے بذریعہ ڈاک بھی کچھ نہ کچھ موصول ہوتا۔ ایک مرتبہ غیر معمولی طور پر اُبھرا ہوا لفافہ ڈاک سے ملا، اسے کھولا تو اس میں عطر کی ایک خوبصورت شیشی تھی۔ اس کے ساتھ نوٹ تھا کہ مجھے ایک دوست نے سعودی عرب سے عطر کی کچھ شیشیاں بھجوائی ہیں، میں نے اس میں تمہیں شریک کرنا مناسب سمجھا۔

میں نے مرحوم میں بہت سی خوبیاں اور نیکیاں دیکھیں اور ان سے بہت کچھ سیکھا۔ ایک امر جس کا مجھے خصوصیت سے شعبہ اشاعت سے منسلک رہنے کے دوران تجربہ ہوا یہ تھا کہ مرحوم کو قرآن کریم سے غیر معمولی محبت اور عشق تھا۔ یوں تو اس کا اظہار مختلف انداز سے ہوتا رہتا، کبھی آپ قرآن کریم کے نسخے کے اوپر دھری کوئی کتاب حتیٰ کہ کاغذ پنسل بھی دیکھتے تو فوراً اسے ہٹا دیتے کہ قرآن کریم کو ظاہری طور پر بھی سب سے اوپر ہونا چاہئے اور اس کے اوپر کوئی اور چیز نہیں ہونی چاہئے۔ ایک مرتبہ قرآن کریم طبع ہوکر آیا اور جب آپ کی نظر بڑے پیکٹ پر پڑی تو بھاگ کر اس میں سے ایک نسخہ نکالا اور اسے بے اختیار ہوکر چومنے لگے۔ اس ضمن میں سب سے بڑھ کر آپ کا علم قرآن آپ کے عشقِ قرآن کا مظہر تھا۔ آپ نے قرآن کریم کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا تھا اور ہمیشہ اسے مطالعہ میں رکھتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو قرآنی مضامین پر ایسا مضبوط عبور حاصل تھا جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ معروف حوالے تو مرحوم کی نوک زبان پر ہوتے ہی تھے مگر دیگر مضامین بھی بڑی وضاحت کے ساتھ آپ کو مستحضر رہتے۔ اپنی کتب کی تصنیف کے دوران کتاب کے متن میں قرآنی مضامین کو نگینوں کی طرح جڑتے چلے جاتے تھے۔ عربی نہ جاننے کی وجہ سے آیات کی تلاش کے لئے بعض اوقات خاکسار سے مدد لیتے، اِس طرح سے مجھے گھنٹوں ان کے پاس بیٹھ کر اس سلسلہ میں کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ مطلوبہ مضمون مجھے بتاتے اور اس کا حوالہ پوچھتے۔ بہت مرتبہ ملتے جلتے مضامین والی آیات سامنے آتیں تو اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے جب تک عین وہ آیت نہ مل جاتی جس کا مضمون ان کے ذہن میں ہوتا۔ اس سے ان کی اُس باریک نگاہ کا بھی اندازہ ہوتا ہے جو قرآنی مضامین پر تھی۔ اسی ضمن میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ نماز میں سورتوں کی ترتیب کا بھی آپ ہمیشہ خیال رکھتے اور اگر کسی سے سہواً یہ ترتیب نہ رہتی تو اسے بعد میں مناسب انداز میں توجہ بھی دلاتے۔

گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق مختلف علاقوں میں ہال لے کر قرآن کریم کی نمائشوں کا اہتمام کیا گیا تو خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ اس کے لئے آپ نے اپنی ذاتی لائبریری سے قرآن کریم کے بہت سے نادر نسخے مہیا کئے اور بعض بہت قدیم نسخے خریدنے کے لئے تلاش کر کے دیئے۔ ان میں سے ایک نسخہ جب نمائش میں پہلی مرتبہ دیکھا تو اسے ہاتھ میں لے کر دیکھتے ہوئے آپ کی ایسی کیفیت تھی جیسے کسی بے قرار کو یک دم قرار آجائے ادرک کا استعمال بھی آپ کو اسی لئے بہت اچھا لگتا تھا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر آیا ہے۔ آپ کی جیب میں ہر وقت ادرک کی مصنوعات میں سے کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا۔ کھانے کے ساتھ بھی ادرک کا مشروب آپ کو بہت مرغوب تھا۔

سنتِ رسول ﷺ کا ہمیشہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی پاس کرتے۔ جب کھانا کھانے لگتے تو گلاس میں پانی ڈال کر کھانا شروع کرتے کہ آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے۔ کھانے سے پہلے عمومی دعا تو پڑھتے ہی تھے لیکن اگر پھل اور خصوصاً موسم کا نیا پھل میسر آتا تو کھانے سے پہلے وہ طویل دعا پڑھتے جو حدیث کی کتب میں رسول اکرم ﷺ کے حوالہ سے درج ہے۔ اسی طرح بات بات میں صحابہ کرامؓ کے حوالے دیتے۔

مرحوم قلم کے دھنی تھے، ہزار ہا خطوط لکھتے جن کا ذکر گزر چکا ہے، آپ کی تخلیق و ترجمہ کردہ سینکڑوں چھوٹی بڑی کتب اور رسالے ہمیشہ آپ کی یاد دلاتی رہیں گی۔ ترجمہ کرنے کی مہارت اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی طور پر عطا فرما رکھی تھی۔ جب رسالہ الوصیت کے جرمن ترجمہ پر کام ہورہا تھا اور ابتدائی طور پر کیا گیا ترجمہ آپ کو نظر ثانی کے لئے بھجوایا گیا تھا تو ایک روز مجھے آپ کا فون آیا کہ ترجمہ میں اتنی زیادہ غلطیاں ہیں کہ اس پر نظر ثانی کرنے کی بجائے نئے سرے سے ترجمہ کرلوں تو وہ آسان رہے گا۔ میں نے چند لمحوں کے لئے سوچا کہ کہیں یہ معاملہ لمبا ہوکر کھٹائی میں ہی نہ پڑ جائے، اس لئے آپ کو اس سے روکا مگر آپ کے اصرار اور یقین دہانی کرانے پر کہا کہ اگر آپ کے لئے ایسا کرنا فوری طور پر ممکن ہے تو ٹھیک ہے کرلیں۔ اس کے بعد میں یہ خیال کر کے اپنے کاموں میں لگ گیا کہ اب اس میں چند روز تو لگ ہی جائیں گے مگر یقین جانئے کہ محض اگلے روز صبح صبح آپ دفتر اشاعت ہاتھوں میں کاغذوں کا پلندا تھامے تشریف لاتے ہیں اور الوصیت کا مکمل نیا ٹائپ شدہ ترجمہ لاکر میرے سامنے رکھ دیتے ہیں اور میں حیرانی کے ساتھ پوچھتا رہ جاتا ہوں کہ کیا یہ مکمل ترجمہ ہے؟

جماعت کو جب بھی کسی خاص موقع کے حوالہ سے کسی کتاب یا مضمون لکھنے کی ضرورت پیش آتی، سب نظریں آپ کی طرف اُٹھتیں۔ چنانچہ آپ اس مفوضہ ذمہ داری کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر پوری توجہ کے ساتھ اپنی تمام صلاحیتوں کو اس میں کھپا دیتے، اس بحرِ فکر میں جو ڈوبتے تو ڈوبے ہی رہتے یہاں تک کہ موتیوں، نگینوں اور جواہرات سے مقفٰی مسجع تحریر لے کر سطح آب پر ابھرتے۔ ملینیئم کے موقع پر ملینز کی تعداد میں شائع کیا جانے والا فولڈر اور اس نوعیت کے بہت سے دیگر کارناموں کے علاوہ 9/11 کے فوراً بعد آپ کے قلم سے تصنیف ہونے والی کتاب اس امر کی روشن مثالیں ہیں۔

آپ جرمن اور انگریزی میں برابر کی شاعری کرتے تھے اور بڑی برجستگی کے ساتھ بہت عمدہ نظمیں لکھنے کی مہارت رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر محترم نیشنل امیر صاحب اور خود اپنی تقریر سے پہلے عنوان کی مناسبت سے جلسہ انتظامیہ کی درخواست پر نظمیں لکھ کر دیتے۔ گزشتہ سال جلسہ سے ایک روز قبل آپ نے محترم امیر صاحب کی تقریر سے پہلے پڑھنے کے لئے نظم خاکسار کو دی تو میں نے بتایا کہ امیر صاحب کا تو عنوان ہی تبدیل ہوگیا ہے اور اب آپ سانحہ لاہور کے حوالہ سے شہادت کے موضوع پر تقریر کریں گے۔ ساتھ ہی میں نے اس عنوان کی

مناسبت سے کوئی نظم لکھنے کی درخواست کی۔ اگرچہ مجھے بھی ناممکن نظر آ رہا تھا اور خود آپ نے بھی اسی قسم کا اظہار کیا کہ اس قدر تنگ وقت میں کوئی معیاری نظم لکھنا ممکن نہیں۔ اس پر میں خاموش ہوگیا مگر اگلے روز میری خوشی اور حیرت کی انتہاء نہ رہی جب آپ مجھے دو صفحات پر مشتمل ایک خوبصورت نظم تھما رہے تھے کہ رات مجھے ایسا جوش آیا کہ یہ نظم ہوگئی۔ چنانچہ یہ نظم جلسہ میں اپنے موقع پر پڑھی گئی اور پڑھنے والے نوجوانوں نے بھی پڑھنے کا حق ادا کیا۔ جلسہ کا ذکر ہو رہا ہے تو یہ بات یاد رہے کہ محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم جلسہ سالانہ جرمنی کے مستقل مقرر تھے۔ ہر سال بڑی محنت سے تقریر تیار کرتے اور دلی درد کے ساتھ احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے نقطۂ نظر سے اسے پیش کرتے۔

آپ گہری علمی شخصیت کے مالک تھے مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ کے مزاج میں بذلہ سنجی کا بھی حسین امتزاج تھا۔ حسب موقع کوئی نہ کوئی لطیفہ سنا کر ماحول کو خوشگوار رکھتے۔ بعض اوقات حیرت ہوتی کہ آپ کو اس قدر لطائف کس طرح آتے ہیں۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آپ اپنی زندگی کے ان آخری ایام میں اسی موضوع پر ایک کتاب بھی لکھ رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یادداشت بھی بلا کی ودیعت کی تھی۔ بعض اوقات بیس بیس سال پرانی معمولی معمولی باتیں جملہ تفاصیل کے ساتھ یاد دلاتے تو آپ کے اس حافظے کا احساس ہوتا۔

آپ اللہ کے فضل سے عیال دار تھے، آٹھوں بچوں کی نہایت عمدہ تربیت کی، انہیں نمازوں کا پابند بنایا حتیٰ کہ آخری روز بھی گھر پہ فجر کی نماز باجماعت ادا کی۔ آپ کے بچوں کو جتنی دعائیں یاد ہیں اور جس قدر دینی علم آپ کے بچوں کو حاصل ہے، وہ ایک قابل تقلید مثال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے سبھی بچے اللہ کے فضل سے سلسلہ کے ساتھ نہایت درجہ وفا کا تعلق رکھتے ہیں اور اپنے اپنے حالات کے مطابق خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں، الحمدللہ۔ یہ نظارا دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ محترم ہیوبش صاحب اپنی جماعتی مصروفیات اور کمزور صحت کے باوجود یہ سب کچھ کیسے کر لیتے تھے۔

خلافت سے غیر معمولی محبت و عقیدت تھی۔ اس کا اظہار آپ کی باتوں سے بھی ہوتا اور آپ کی نظم و نثر سے بھی ہوتا۔ مجلس میں بیٹھے ہوئے آپ کی آنکھوں اور لبوں سے اس محبت کی محض جھلک نظر آتی تو تخلیہ میں سارے بند ٹوٹ جاتے۔ اپنی ذاتی زندگی اور بچوں سے لے کر اپنے تصنیفی کاموں تک ہر معاملہ میں خلیفہ وقت سے مشورہ لے کر چلتے اور اپنے امام کی آواز پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتے اور عملاً ایسا کر بھی گزرتے۔

آپ کی شخصیت کے اِس پہلو کا تذکرہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت کے ساتھ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2011ء میں فرمایا ہے۔

وقت کی پابندی کرنے والے تھے۔ آپ کے پاس گاڑی تھی نہ ڈرائیونگ لائسنس مگر ہر جگہ بھاگ بھاگ کر اور وقت سے پہلے پہنچنا آپ کا معمول تھا۔ پرجوش داعی الی اللہ تھے، جہاں اور جب بھی بلایا پہنچے۔ بیماری کے باوجود لمبے لمبے سفر کرتے مگر گھبراتے نہیں تھے۔ سارے جرمنی سے آپ کو دعوت الی اللہ کی نشستوں میں تقاریر کرنے اور مجالس سوال و جواب لگانے کے لئے بلایا جاتا۔ مجھے یہ تو بارہا تجربہ ہوا کہ آپ کی ڈائری میں پہلے سے کسی ایسی نشست کا اندراج تھا جس کی وجہ سے آپ کو معذرت کرنی پڑی مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ نے اپنی بیماری یا کسی اَور ذاتی وجہ کی بناء پر انکار کیا ہو۔ آپ کے گھر فون کرنے پر علم ہوتا کہ آج آپ برلن میں ہیں، کل آپ نے ہمبرگ جانا اور پرسوں واپس آتے ہی میونخ کے لئے روانہ ہونا ہے، وغیرہ۔ اس قسم کا کسا ہوا آپ کا کیلنڈر ہوا کرتا تھا جسے آپ بیماریوں کی ایک پنڈ کے ہمراہ ہر حال میں پورا کرتے۔ یہ سب کچھ آپ دراصل سلسلہ کی کامیابیوں کی صبح دیکھنے کی خاطر کیا کرتے تھے جس کے لئے آپ کے دل میں بے حد جوش تھا۔ ایک دوست نے بتایا کہ سن 80ء سے پہلے کی بات ہے جب چند ایک احمدی یہاں ہوا کرتے تھے، ایک روز ان کے ساتھ بیت نور جانے والی 36 نمبر بس میں بیٹھا بیت کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک کہنے لگے کہ ایک دن آئے گا کہ یہ ساری بس احمدیوں سے بھر کر بیت نور جایا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی زندگی میں وہ دن دکھلا دیا جب ایک نہیں احمدیوں سے بھری ہوئی کئی بسیں بیت نور کی طرف آنے لگیں۔

غیر معمولی ہمدرد انسان تھے، کسی کی بھی تکلیف کا سن کر بے چین ہو جاتے۔ فوراً تیمارداری کو پہنچتے یا بذریعہ فون یا خط حال دریافت کرتے۔ ایک مرتبہ چند لمحوں کے لئے بے ہوش ہو جانے کے باعث فرینکفورٹ کے ایک ہسپتال میں مجھے داخل ہونا پڑا تو میری بیماری کا سن کر ہر طرف فون کر دیئے اور سب سے پہلے حضور کی خدمت میں فون کر کے دعا کی درخواست کی پھر ہسپتال میں سے مجھے ڈھونڈ نکالا اور میرے کمرے میں فون کر کے مجھے حوصلہ دلایا کہ حضور بھی دعا کر رہے ہیں اور دیگر دوستوں کو بھی اطلاع کر دی ہے۔ کچھ دیر بعد خود بھی آ گئے اور جماعتی رسائل کا ایک تھیلا ساتھ لائے کہ فارغ وقت کے لئے زادِ راہ ہوگا۔ ساتھ ہی نصیحت کی Don't forget your fish! یعنی اپنی عبادت اور نیکی کا خیال رکھنا۔

اسی طرح نو احمدیوں کے بارہ میں بہت حساس تھے اور ان کی تالیف قلب کا ہر طرح سے خیال رکھتے۔ خاکسار کے علاقہ میں متعدد ایسے خوش قسمت موجود ہیں جو ہیوبش صاحب کی غیر معمولی توجہ اور شفقت و محبت کے مورد رہے ہیں۔ ان سے براہ راست بھی ایسا تعلق رکھتے اور مجھے بھی ان کے حالات سے آگاہ کر کے ان کا خیال رکھنے، ان کی اخلاقی مدد کرنے اور درپیش معاملات میں رہنمائی کرنے کو کہتے رہتے۔ آپ کی وفات کے وقت بھی میرے نام ان کا آخری خط آپ کی اس خوبی اور نیکی کا گواہ ہے جس میں ایسے ہی ایک جوڑے کے بارہ اصلاحی خدمت میرے سپرد کی تھی۔ پھر خط لکھ کر معاملہ کو ختم نہ کر دیتے بلکہ صورت حال کے متعلق بار بار پوچھا بھی کرتے تھے۔

مرحوم ہیوبش صاحب کی ان خوبیوں کا تذکرہ دیر تک چلتا رہے گا اور مختلف احباب اپنے تجربات اور مشاہدات سپرد قلم کرتے رہیں گے، خاکسار جب ان کی زندگی پر نظر ڈالتا ہے تو اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے ان مبارک الفاظ کا عکس دکھائی دیتا ہے، حضور فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی طلوعِ شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا۔ ہم اس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منوّر کئے جائیں گے اور اُن کو (۔) سے حصّہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے (۔) کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدائے تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہیں لوگوں کو ملے۔ اب خدائے تعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے۔ اور یاد رہے کہ مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ **طلوع الشمس من مغربھا** کے کوئی اور معنے بھی ہوں۔ میں نے صرف اُس کشف کے ذریعہ سے جو خدائے تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے مذکورہ بالا معنے کو بیان کیا ہے۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 376)

مرحوم کی نماز جنازہ کے روز جرمنی کے طول و عرض بلکہ یورپ کے متعدد ممالک سے ہزاروں افراد شامل ہوئے۔ پھر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریباً 20 منٹ تک آپ کا تذکرہ فرما کر سندِ قبولیت عطا فرمائی اور اس کے بعد جب مرحوم کا چہرہ دیکھا تو ایسا سکون اور طمانیت دیکھی کہ یقین ہوگیا کہ وداع نہیں وصلِ یار والا معاملہ ہے اور ہر سچے مومن کی طرح آپ کی بھی دعا اور خواہش قبول ہو چکی ہے۔

اللہ کرے کہ اس سفید پرندے کی طرح ہمیں بھی آسمان روحانیت کیلئے طاقت پرواز نصیب ہو اور اس ایک جانے والے کی جگہ لینے والے بیشمار اس کے وارث ہوں۔ آمین

پاسِ وفا رکھنا ہے

آخری سانس تلک ساتھ نبھانا ہے ابھی
قرض کچھ اور بھی باقی ہے، چکانا ہے ابھی

شدت غم ہے مگر پاسِ وفا رکھنا ہے
جشنِ مقتل ہے، گلابوں کو کھلانا ہے ابھی

گرچہ گہرے ہیں بہت رات کے سائے، پھر بھی
اپنا ایماں ہے کہ سورج نے نکلنا ہے ابھی

موت سستی ہوئی جاتی ہے وطن میں میرے
زندگی تجھ کو مری بن کے گھر آنا ہے ابھی

اب کے آنکھوں سے ٹپکنے نہیں دینا آنسو
مضطرب دل کو بھی اک راز بتانا ہے ابھی

میری مٹی نے بہت پیار سے مانگا ہے لہو
کیسے انکار کروں، مجھ کو بہانا ہے ابھی

یوں نہ ہو دیر، بہت دیر مقدر ٹھہرے
پیار سے پیار کا اک شہر بسانا ہے ابھی

اپنی آہوں کو دعاؤں میں بدل کے طاہرؔ
اپنے بھائیوں کا مجھے سوگ منانا ہے ابھی

عطاء القدوس طاہرؔ

مکرم اقبال احمد عابد صاحب

سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

مکرم عمیر احمد صاحب لاہور کا ذکر خیر

مکرم عمیر احمد صاحب ابن ملک عبد الرحیم صاحب 28 مئی 2010ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اللہ کے گھر میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ان خوش نصیبوں میں شامل ہو گئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جانے والے قرار دیا ہے۔

خاکسار کے ساتھ عمیر احمد صاحب کا بیس سال سے گہرا تعلق تھا۔ اس دوران عمیر احمد صاحب کو خاکسار نے ہمیشہ سلسلہ عالیہ کی خدمت کا بھرپور جذبہ رکھنے والا، خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق رکھنے والا، چندوں کی بروقت ادائیگی کرنے والا شریف النفس، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا شوق رکھنے والا اور اس کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے والا، غرباء اور مستحقین کی امداد کرنے والا، دوستوں، رشتہ داروں والدین بھائیوں اور بہنوں اور ان کے بچوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور دکھی انسانیت کے دکھوں کے بارے میں سوچ کر بیقرار ہونے والا وجود پایا۔

عمیر احمد صاحب اکثر خاکسار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی سلوک اور نیک خوابوں کا ذکر کرتے تھے۔ بار بار بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص محبت کا سلوک یہ دیکھا ہے کہ وہ میری جیب کبھی خالی نہیں رہنے دیتا۔ اور اس کی وجہ وہ چندہ میں باقاعدگی اور آمد سے زیادہ چندہ دینے کی عادت کو بنیاد قرار دیتے تھے۔ ان کے پاس اگر پیسے کم رہ جاتے تھے اور مزید کہیں سے بظاہر پیسے آنے کی امید نظر نہ آتی تو جو کچھ پاس ہوتا وہ بھی چندہ دے دیتے اور پھر اللہ تعالیٰ غیب سے ان کے لئے وافر پیسوں کا انتظام فرما دیتا تھا۔

خلیفہ وقت سے ملاقات کے بہت مشتاق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ قادیان 2005ء میں ان کی یہ نیک خواہش بھی پوری کر دی۔ اس سے قبل انہوں نے کئی بار لندن اور افریقہ جانے کی اور حضور انور سے ملاقات کی کوشش کی جو بار آور نہ ہو سکی۔ قادیان دارالامان جانا انہیں بہت پسند تھا اور ہر سال قادیان جلسہ سالانہ پر جایا کرتے تھے۔ قادیان جا کر بیت مبارک، بیت اقصیٰ اور بیت الدعا میں دعائیں کرنا انہیں بہت پسند تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان چونکہ دسمبر کے آخر میں منعقد ہوتا ہے لہٰذا ان کی خواہش ہوتی تھی کہ نئے سال کا آغاز قادیان کی بابرکت سرزمین سے ہو۔ ایک دفعہ ہم دونوں اکٹھے ایک کمرے میں قادیان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ 31 دسمبر کی رات کو 12 بجے سے قبل بیت مبارک پہنچ گئے اور دنیا والے تو سال نو کا آغاز گھروں میں آتش بازی وغیرہ سے کر رہے تھے مگر احمدیت کا یہ نوجوان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں پڑا نہایت گریہ وزاری سے دعائیں کر رہا تھا کہ اللہ کرے نیا سال بنی نوع انسان کے لئے، جماعت کے لئے اور اپنے لئے برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہو۔

عمیر احمد صاحب کے چہرے پر ہمیشہ ایک پیاری سی مسکراہٹ مچلتی رہتی تھی۔ مزاج ہنس مکھ تھا۔ چہرہ پر نور متانت اور سنجیدگی کا مرقع تھا۔ دعوت الی اللہ اور جماعت کے کاموں میں ہمیشہ صف اول میں کام کرنے والے تھے۔ جماعتی اور دیگر مہمانوں کی مہمان نوازی بڑی محبت سے کرتے تھے۔ واقفین زندگی اور مربیان سے بڑی محبت سے پیش آتے اور دل میں جگہ دیتے اور دل میں گھر کر جاتے تھے۔ کوئی کام ان کے ذمہ لگایا جاتا تو پوری ذمہ داری سے وہ سرانجام دیتے۔ شعر و شاعری سے زیادہ لگاؤ نہ تھا مگر کوئی اچھا شعر ان کے سامنے پڑھا جاتا تو خوب محظوظ ہوتے۔ خلفاء احمدیت کی بیان فرمودہ تحریکوں میں بھرپور حصہ لینے کی کوشش کرتے تھے۔ نیکی کو مخفی رکھتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک وقف عارضی میں حصہ لیا اور لاہور سے اوکاڑا شہر میں وقف عارضی کی اور نہایت گرمی کے موسم میں 15 دن وقف عارضی کر کے بہت خوش ہوئے اور ان 15 دنوں میں خدام اور اطفال کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ بڑی باقاعدگی سے تہجد اور 5 وقت کی باجماعت نمازوں اور تلاوت قرآن کریم میں محو رہتے۔ اس وقف عارضی میں عمیر احمد صاحب نے راہ سلوک کی کئی منزلیں طے کیں اور بعد میں قرآن کریم کے بیان فرمودہ چار اعلیٰ ترین انعامات میں سے تیسرے انعام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا۔ ع

این سعادت بزور بازو نیست

خاکسار نے بارہا یہ بات محسوس کی کہ جب بھی کسی احمدی کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا جاتا تو عمیر احمد صاحب بڑی حسرت سے اس کی قربانی کا ذکر کرتے اور اس موت کو قابل رشک قرار دیتے اور سننے والا محسوس کر لیتا کہ یہ شخص راہ مولا میں جان قربان کر دینے کا کتنا مشتاق ہے۔

موصوف گوناں گوں صفات کے حامل تھے۔ عیدین کے موقع پر اپنے تمام دوستوں اور اہل وعیال کو کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور دیتے تھے۔

قادیان دارالامان جلسہ پر جاتے تو وہاں کے دوستوں کے لئے تحائف لیکر جاتے اپنے بچوں سے بڑی محبت تھی۔ پہلی بیٹی کے دل میں سوراخ تشخیص ہوا تو ہندوستان کے چوٹی کے ڈاکٹر کے پاس علاج کروانے کے لئے بنگلور چلے گئے۔ علاج کروا کر واپس آئے لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا اور وہ بیٹی اپنی پیدائش کے چند ماہ بعد اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اس رنج کے موقع پر مکرم عمیر احمد صاحب نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا اور اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ بعد نعم البدل کے طور پر بیٹا عطا فرمایا۔ اور پھر اس کے بعد بیٹی سے بھی نوازدیا۔

28 مئی کو جب بیت النور پر حملہ ہوا تو موصوف آگے والی صفوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ان کو گولیاں لگی ہوئی تھیں اور وہ زخمی حالت میں تھے تو انہوں نے اپنے تمام گھر والوں کو فون پر اطلاع دی اور اپنی حالت سے آگاہ کیا، تمام گھر والے دعاؤں اور صدقات میں لگے رہے مگر وہ تقدیر مبرم تھی۔ اللہ کا حکم غالب آگیا اور ہم اللہ سے صبر اور بلندی درجات کی دعا کرتے ہیں۔

محترم عمیر احمد صاحب کی بہنوں، بھائیوں اور والد صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے خاص طور پر ان کی والدہ کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے، بیوی اور بچوں کو اجر عظیم سے نوازے اور ان کی خود کفالت فرمائے۔ اور اللہ کی راہ میں جان کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اپنی رضا اور محبت عطا فرمائے۔ آمین۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 11 جون 2010ء میں احمدیت کے اس عظیم سپوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

”عمیر احمد ملک صاحب شہید ابن مکرم عبدالرحیم صاحب۔ حضرت حافظ نبی بخش صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود شہید مرحوم کے پڑدادا تھے۔ یہ لوگ قادیان کے قریب فیض اللہ چک کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا ملک حبیب الرحمن صاحب جامعہ احمدیہ میں انگلش پڑھانے کے علاوہ سکول اور کالج وغیرہ میں بھی پڑھاتے رہے ہیں۔ ٹی آئی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ حکیم فضل الرحمن صاحب مربی سلسلہ گولڈ کوسٹ، شہید مرحوم کے والد مکرم عبدالرحیم صاحب کے تایا تھے۔ شہید مرحوم خدام الاحمدیہ کے بہت ہی فعال رکن تھے۔ سات سال سے ناظم اشاعت ضلع لاہور کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اور AACP جو جماعت کی کمپیوٹر پروفیشنلز کی ایسوسی ایشن ہے۔ اس کے آڈیٹر رہے۔ تین سال سے یہ لاہور چیپٹر کے صدر بھی تھے۔ نیز ان کی والدہ بھی بطور صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ فیصل ٹاؤن خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ نظام وصیت میں شامل تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 36 سال تھی۔ ماڈل ٹاؤن میں گولیاں لگیں، زخمی حالت میں جناح ہسپتال پہنچ کر جام شہادت نوش فرمایا۔ جمعہ کے روز خلاف معمول نیا سفید جوڑا پہن کر گھر سے نکلے اور والد صاحب نے کہا کہ آج بڑے خوبصورت لگ رہے ہو۔ دفتر کے ملازم نے بھی یہی کہا۔ بیت نور میں خلاف معمول پہلی صف میں بیٹھے۔ دہشت گرد کی گولی لگنے سے ہال کے اندر دوسری صف میں الٹے لیٹے رہے۔ فون پر اپنے والد سے باتیں کرتے رہے۔ وہ بھی وہیں تھے اور کہا کہ اللہ حافظ میں جا رہا ہوں اور مجھے معاف کر دیں۔ اپنے بھائی کے بارے میں پوچھا اور پانی مانگا۔ ڈائس سے اٹھا کر ایک کارکن نے ان کو پانی دیا۔ آواز بہت ضعیف اور کمزور ہو گئی تھی۔ بہرحال ایمبولینس کے ذریعے ان کو ہسپتال لے جایا گیا۔ بلڈ پریشر بھی نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔ جب ہسپتال پہنچے تو وہاں والدہ کو آنکھیں کھول کر دیکھا اور والدہ سے پانی مانگا۔ والدہ جب چہرے پر ہاتھ پھیر رہی تھیں تو ان کی انگلی پر کاٹا صرف یہ بتانے کے لئے کہ میں زندہ ہوں اور پریشان نہ ہوں۔ اندرونی کوئی انجری (Injury) تھی جس کی وجہ سے بلیڈنگ ہو رہی تھی۔ اور آپریشن کے دوران ہی ان کو شہادت کا رتبہ ملا۔ ان کے اچھے تعلقات تھے۔ واپڈا کے کنٹریکٹر تھے۔ کنسٹرکشن کے ٹھیکے لیتے تھے۔ خدمت خلق کا بہت شوق اور جذبہ تھا۔ شہادت پر آنے والے لوگوں نے بتایا کہ عمیر کا معیار بہت اچھا تھا اور ان کے سامنے کوئی بھی چیز مسئلہ نہیں ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ عمیر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ عمیر احمد ابن ملک عبدالرحیم صاحب دہشتگردانہ حملہ میں اللہ کے پاس چلا گیا۔ جب اس کو گولیاں لگی ہوئی تھیں تو اس عاجز کو فون کیا اور کہا کہ مربی صاحب خدا حافظ، خدا حافظ، خدا حافظ اور آواز بہت کمزور تھی۔ پوچھنے پر صرف اتنا بتایا کہ (۔) نور میں حملہ ہوا ہے اور مجھے گولیاں لگی ہوئی ہیں۔ گویا وہ خدا حافظ کہنے کے بعد کہنا چاہتا تھا کہ ہم تو جا رہے ہیں لیکن احمدیت کی حفاظت کا بیڑا اب آپ کے سپرد ہے۔ ہمارے خون کی لاج رکھ لینا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کی قربانی کی لاج پیچھے رہنے والا ہر احمدی رکھے گا...... ہر ممکن کوشش کرے گا اور کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء)

مرسلہ: مکرم جلال الدین شاد صاحب

جنگ بدر میں فرشتوں کا نزول اور ابوجہل کا حشر

ابن عباس سے روایت ہے کہ بنی غفار میں سے ایک شخص مجھ سے بیان کرتا تھا کہ میں اور میرا چچا زاد بھائی ہم دونوں بدر کی جنگ کا تماشا دیکھنے ایک پہاڑ پر چڑھے اور ہم دونوں اس وقت مشرک تھے اور ہمارا یہ خیال تھا کہ جس کی فتح ہوگی اس کے ساتھ ہو کر ہم بھی مال غنیمت لوٹیں گے۔ اس پہاڑ پر ہم نے ایک بادل دیکھا اور اس میں سے ہم کو ہنہنانے کی آواز آئی اور یہ سنا کہ اس بادل میں کوئی شخص کہتا ہے اے حزوم آگے بڑھ یہ آواز سن کر مارے خوف کے میرا بھائی تو اسی وقت مر گیا اور میں بھی قریب ہلاکت کے پہنچا۔ مگر بمشکل میں نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ مالک بن ربیعہ سے روایت ہے (یہ جنگ بدر میں شریک تھے پھر اس کے بعد ان کی آنکھیں جاتی رہی تھیں) کہ اگر تم لوگ بدر میں میرے ساتھ ہوتے اور میری آنکھیں ہوتیں تو میں تم کو وہ گھاٹیاں دکھاتا جن سے فرشتے نکلے تھے۔ مجھ کو اس میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے۔

ابو داؤد مازنی سے روایت ہے (یہ بدر کی جنگ میں شریک تھے) کہ میں ایک مشرک کے پیچھے دوڑا مگر میں نے دیکھا کہ اس کا سر میری تلوار کے پہنچنے سے پہلے کٹ کر آن پڑا میں سمجھا کہ اس کو میرے سوا کسی اور نے قتل کیا ہے۔

ابن عباس سے معتبر روایت ہے کہ جنگ بدر میں فرشتوں کے عمامے سفید تھے اور شملے پشت پر چھوڑے ہوئے اور جنگ حنین میں سرخ عمامے تھے۔

ابن ہشام کہتے ہیں مجھ کو حضرت علیؓ سے روایت پہنچی ہے فرماتے تھے کہ عمامہ عرب کا تاج ہے خاص کر فرشتوں کے عمامے جنگ بدر میں سفید تھے فقط جبرائیل کا عمامہ زرد تھا۔

ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے کہ جنگ بدر کے سوا کسی اور جنگ میں فرشتوں نے حرب و ضرب نہیں کی اور جنگوں میں صرف تعداد بڑھانے کے واسطے فرشتے آئے تھے۔

ابوجہل کا حشر

جب رسول اللہ ﷺ جنگ سے فارغ ہوئے تب آپ نے حکم دیا کہ ابوجہل کی لاش مقتولوں میں تلاش کی جائے اور پہلے جس شخص نے ابوجہل سے مقابلہ کیا وہ معاذ بن عمرو بن جموح تھے ان کا بیان ہے کہ ابوجہل اپنے لشکر کے قلب میں تھا کہ میں نے لوگوں کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ابوجہل تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ لوگوں کے درمیان ایسے درخت کی مانند کھڑا تھا جو درختوں کے جھنڈ کے درمیان ہو اور جس تک کوئی نہ پہنچ سکے میں نے عہد کیا کہ میں ضرور اس کے پاس پہنچوں گا اور اسے قتل کروں گا۔ پس میں کوشش کر کے اس کے قریب پہنچ ہی گیا اور ضرب شمشیر اس کے لگائی جس سے اس کی آدھی ٹانگ صاف اڑ گئی یہ دیکھ کر ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے میرے ایک تلوار ماری جس سے میرا ہاتھ شانہ کے پاس سے کٹ کر پشت کی طرف کھال سے لٹک گیا مگر میں اسی حالت میں دن بھر لڑتا رہا اور وہ ہاتھ میرا اسی طرح لٹکا ہوا تھا۔ آخر جب میں نے دیکھا کہ اس ہاتھ کے لٹکنے سے میرا بہت بڑا حرج ہوتا ہے تو میں نے اس کو پاؤں کے نیچے دبا کر جو زور کیا وہ کھال ٹوٹ گئی اور ہاتھ الگ جا پڑا۔ حضرت معاذ بن عمرو بن جموح اس کے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہے چنانچہ خلافت حضرت عثمانؓ کے عہد میں حیات تھے۔

اس کے بعد معوذ بن عفراء ابوجہل کے پاس سے گزرے اور انہوں نے اس پر پے در پے کئی وار کئے اور اس کو نیم جان حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے ابوجہل کی لاش کو تلاش کرنے کا حکم دیا تو عبداللہ بن مسعود مقتولوں میں تلاش کرتے ہوئے اس کے پاس آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم کو اس کا پتہ نہ چلے تو اس طرح اس کو پہچاننا کہ اس کے گھٹنے میں ایک زخم کا نشان ہے کیونکہ میری ابوجہل سے ایک مرتبہ عبداللہ بن جدعان کے ہاں ایک دعوت کے موقعہ پر لڑائی ہو پڑی۔ ہم دونوں اس وقت کم سن تھے اور میں اس کی نسبت کمزور تھا مگر میں نے اسے زور کا دھکا دیا کہ وہ گھٹنوں کے بل گر پڑا اور اس کے گھٹنے میں زخم ہو گیا۔ اس کا نشان اب تک اس کے گھٹنے پر موجود ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں اسی نشان کے ساتھ میں نے اس کو پہچانا اور کچھ رمق زندگی کی ابھی اس میں باقی تھی۔ میں نے اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیا کیونکہ مکہ میں اس نے مجھ کو بہت تکلیف پہنچائی تھی۔ میں نے کہا اے دشمن خدا تو نے دیکھا کہ خدا نے تجھ کو کیسا ذلیل کیا کہنے لگا مجھ کو کس بات سے ذلیل کیا۔ ایک شخص کو تم نے مار ڈالا کیا ہوا۔ کیا تم نے آج تک کسی ایسے آدمی کو قتل کیا ہے جو مجھ سے زیادہ معزز اور صاحب رتبہ ہو؟ اچھا یہ تو بتلاؤ کس کی فتح ہوئی ہے۔ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ بنی مخزوم کے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن مسعود کہا کرتے تھے کہ ابوجہل نے مجھ سے اپنے آخری وقت جبکہ میں نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا کہا تھا کہ اے بکریوں کے چرانے والے ذلیل چرواہے! تو ایسی جگہ پر چڑھ گیا ہے جہاں تجھے نہیں چڑھنا چاہیے تھا۔ ابن مسعود کہتے ہیں پھر میں نے اس کا سر کاٹ لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لا کر آپ کے پاؤں میں ڈال دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ دشمن خدا ابوجہل کا سر ہے۔ رسول اللہؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا اللہ ہی وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کوئی بااختیار معبود نہیں۔

(ماخوذ سیرۃ ابن ہشام۔ مکتبہ مقبول اکیڈمی۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور ایڈیشن 1965ء صفحہ 309-310)

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب

اخروٹ کا مختصر تعارف اور فوائد

مشہور نام

اخروٹ، عربی جوز، سندھی اکھروٹ۔ انگریزی وال نٹ

اخروٹ کا درخت تقریباً سو سوا سو فٹ اونچا اور سیدھا ہوتا ہے۔ اس کی چھتری کا پھیلاؤ تقریباً بارہ فٹ تک ہوتا ہے۔ اخروٹ کی لکڑی چکنی اور خاصی مضبوط، سفیدی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ لکڑی کا وزن پچاس سے پچپن پونڈ فی مکعب فٹ ہوتا ہے۔ درخت کے پتے قدرے گول لمبائی لئے ہوتے ہیں۔ پھول گچھے کی شکل میں لگتے ہیں۔ کچے اخروٹ کا رنگ سبز پختہ سفید، سیاہ اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ چھلکا سخت اور کھردرا، اخروٹ کا مغز دماغ کی شکل کا ہوتا ہے۔

مقام پیدائش

ہمالیہ۔ ہماچل۔ یوپی۔ آسام۔ کشمیر۔ بلوچستان۔ ایران۔ افغانستان۔ منی پور تک پہاڑی علاقے میں پایا جاتا ہے۔ جموں و کشمیر کا اخروٹ سب سے اعلیٰ ہوتا ہے۔

اقسام وفوائد

دو قسم کا ہوتا ہے۔ کاٹھا اور کاغذی۔ کاغذی کا چھلکا نرم اور مغز زیادہ ہوتا ہے۔ کاٹھا کا چھلکا نہایت سخت اور مغز بہت کم ملتا ہے۔ نہ ہونے کے برابر۔ اس کا مزاج گرم درجہ دوم۔ خشک درجہ سوم۔ ذائقہ پھیکا مزیدار لذیذ مرغن ہوتا ہے۔ اس کے مغز میں وٹامن اے بی۔ فولاد۔ فاسفورس۔ میگنیشیم اور سوڈیم وغیرہ ہوتا ہے۔ مغز پندرہ سے تیس گرام حسب برداشت۔ گڑ یا شکر کے ساتھ کھانا ذائقہ میں اضافہ کر دیتا ہے۔ گرم مزاجوں کے لئے زیادہ کھانا نقصان دہ ہے۔ گلا اور منہ میں پھنسیاں پیدا کر دیتا ہے۔ مغز اخروٹ بھلاوا (بلادر) کی زہر کا تریاق ہے۔

اس کی لکڑی کا استعمال

اخروٹ کے درخت کی لکڑی سے الماریاں۔ بندوق۔ کندلے (بٹ) صندوق۔ ریک۔ میز۔ گھریلو آرائشی کا سامان اور عمارتی استعمال میں لائی جاتی ہے۔

اخروٹ کے درخت کی چھال کو دانتوں کی صفائی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں اس کی چھال کو دنداسہ کہتے ہیں۔

مغز کا استعمال

اخروٹ کا مغز لطیف، ملین، مہی (قوت پیدا کرنے والا) محلّل (تحلیل کرنے والا) بدہضمی اور خشک کھانسی میں بھون کر کھلاتے ہیں۔ مغز اخروٹ کا استعمال زیادہ تر مقوی، تولیدی معجونات میں کرتے ہیں۔ مغز اخروٹ کو پانی میں پیس کر چوٹ کے نشان کو مٹانے کے لئے لگاتے ہیں۔ اخروٹ کا تیل بیرونی طور پر داد اور چنبل پر لگاتے ہیں۔ طب یونانی میں معجون فلک سیر اس کا مشہور مرکب ہے۔ لبوب کبیر اور لبوب صغیر میں بھی بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

اخروٹ کے چند آسان نسخے

(1) اخروٹ کے درخت کی چھال یعنی (دنداسہ) 10 گرام پانی میں جوشاندہ بنا کر پلانا آنتوں اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔

(2) گری اخروٹ بھونی ہوئی۔ ملٹھی۔ مغز بادام میٹھا۔ تخم السی۔ مغز تخم کدو۔ گوند کیکر۔ بہی دانہ۔ گل بنفشہ۔ برابر وزن کوٹ چھان کر شہد کے ہمراہ گولیاں بوزن چنا سفید بنالیں۔ دو دو گولیاں چار مرتبہ روزانہ منہ میں رکھ کر چوسنا۔ کھانسی۔ دمہ اور گلے کی خراش کے لئے مفید ہے۔

(3) گری اخروٹ دس گرام۔ کشمش دس گرام بستر پر رات کو پیشاب کرنے والے بچے کو کھلائیں اس کے لئے مفید ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد اکرم صاحب گرگیز کی چھوٹی بیٹی عزیزہ اسماء گرگیز نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت محترمہ شازیہ ارم صاحبہ کو ملی۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 13 فروری 2011ء کو منعقد ہوئی۔ عزیزہ سے محترمہ امۃ الشاہین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو قرآن کریم کا عرفان اور اس کی سمجھ اور اس کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم برادرم فیض الحق صاحب بوبک آف حافظ آباد سابق کارکن دفتر دارالذکر لاہور گزشتہ کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جسے راڈ ڈال کر جوڑ تو دیا ہے مگر درد کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے واکر سے چلنا شروع کیا ہے۔ احباب کرام سے ان کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ہمایوں عارف صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد عارف صاحب ولد مقبول حسین صاحب کی اینجیو گرافی کے بعد بائی پاس متوقع ہے۔ ان کے تین والو بند ہیں اور 35% دل کام کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم محمد زمان صاحب ولد مکرم محمد رفیق صاحب وصیت نمبر 60727 ہے انہوں نے وصیت باب الابواب ربوہ سے کی تھی اب ان سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے اگر وہ خود یا ان کے عزیز رشتہ دار پڑھیں تو فوری دفتر سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ٹارگٹ پورا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:۔

”آپ اپنی طرف سے اپنی کوشش کریں باقی اللہ کا کام ہے فکر نہ کریں جو بھی کمی ہے وہ خود پوری فرما دے گا۔ ٹارگٹ پورا کرنے کیلئے ٹیمیں جماعتوں کے دورے کر رہی ہوں گی جہاں جہاں جائیں میرا محبت بھرا اسلام کہیں اللہ آپ کے ساتھ ہو۔“ (مکتوب گرامی مورخہ 4/اکتوبر 1999ء)

اندریں صورت جماعتیں اپنے اپنے ٹارگٹ پورا کرنے کیلئے ان قیمتی ہدایات کو مدنظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عدنان احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10 نومبر 2010ء کو دوسری بیٹی عطا کی ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری سلطان علی صاحب نمبردار چک گجو ضلع گوجرانوالہ کی نسل سے اور مکرم اشفاق احمد صاحب دارالرحمت شرقی کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وتندرستی والی زندگی عطا فرمائے نیز نیک صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بناوے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

ڈان نیوز کو کراچی میں مینیجر سٹورز اینڈ پرچیز درکار ہے۔ تفصیل کیلئے اخبار ڈان کراچی 6 فروری 2011ء ملاحظہ فرمائیں۔

ڈائریکٹوریٹ آف Spatial ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت سندھ کو اسسٹنٹ سٹینوگرافر جونیئر کلرک، ڈرائیور، نائب قاصد اور چوکیدار درکار ہے۔ تفصیل کیلئے اخبار جنگ کراچی 6 فروری 2011ء ملاحظہ فرمائیں۔

Sukkur IBI کمپنی کو ایڈمن آفیسر، انگلش میتھ اور کمپیوٹر سائنس میں ٹیچرز، کمپیوٹر لیب اسسٹنٹ، آفس اسسٹنٹ اور کمپیوٹر آپریٹر درکار ہیں۔ تفصیل کیلئے اخبار ڈان کراچی 6 فروری 2011ء ملاحظہ فرمائیں۔

ملٹری انجینئر سروسز (آرمی) میں مختلف آسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل 6 فروری 2011ء کا اخبار جنگ کراچی ملاحظہ فرمائیں۔

پروگرام مینجمنٹ یونٹ نیشنل پروگرام فار امپروومنٹ آف واٹر کورسز ان پاکستان (پنجاب کمپونینٹ) حکومت پنجاب محکمہ زراعت کو اکاؤنٹس اسسٹنٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر اور جونیئر کلرک درکار ہے۔ تفصیلات کیلئے 13 فروری 2011ء کا اخبار نوائے وقت ملاحظہ فرمائیں۔

ایڈن بلڈرز لمٹیڈ کو اسسٹنٹ مینیجر ریکارڈ، بلڈنگ انسپکٹر، نرسری سپروائزر، سیکیورٹی آفیسر، اور سینئر سیکیورٹی آفیسر درکار ہے تفصیل کیلئے 13 فروری 2011ء کا اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

گورنمنٹ آف پاکستان فنانس ڈویژن میں فنانس سے متعلقہ آسامیاں خالی ہیں۔ تفصیلات کیلئے 13 فروری کا اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت وتجارت)

گمشدہ بٹوہ

مکرم آصف رضا صاحب محلّہ دارالیمن شرقی ربوہ اطلاع دیتے ہیں:۔

مورخہ 14 فروری 2011ء کو ربوہ اڈے سے دارالیمن شرقی کی طرف جاتے ہوئے خاکسار کا بٹوہ کہیں گر گیا ہے جس میں کچھ ضروری رسیدیں اور خاکسار کا اصل شناختی کارڈ ہے۔ جن صاحب کو بھی ملے وہ برائے مہربانی اس نمبر پر رابطہ کریں۔

نمبر 0344-7447552

تصحیح

روزنامہ الفضل 14 فروری 2011ء کے صفحہ 5 پر چند غلطیوں کی تصحیح مندرجہ ذیل ہے۔

W.N.C.A کی جگہ Y.M.C.A آنا چاہئے۔ لاہور سے قادیان ڈیڑھ سو میل نہیں بلکہ تقریباً 75 میل ہے۔ امرنارتھ کی بجائے امرناتھ پڑھا جائے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

پتہ درکار ہے

محترمہ صبا الظفر بھٹہ صاحبہ بنت عبدالحلیم طاہر صاحب بھٹہ مرحوم وصت نمبر 34582 کا نومبر 2007ء سے دفتر کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں۔ انہوں نے 2003ء میں محلّہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ سے وصیت کی تھی اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے موجودہ پتہ کے بارہ میں کسی دوست کو علم ہو تو وہ فوری طور دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حب امید
معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

رتی جناح

رتی جناح، مسلمانان برصغیر کے سب سے عظیم قائد، قائداعظم محمد علی جناح کی شریک حیات تھیں۔ قائداعظم کی پہلی شادی ان کے لڑکپن کے دنوں میں ان کے خاندان کی ایک لڑکی سے کر دی گئی تھی مگر چند ہی سال بعد جب وہ انگلستان میں زیر تعلیم تھے، ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد قائداعظم اپنے پیشے اور سیاست کی مصروفیات میں ایسے الجھے کہ انہیں مدتوں اپنی دوسری شادی کا خیال نہیں آیا۔

1916ء میں جب بمبئی کے سیاسی حلقوں میں خاصے معروف ہو چکے تھے تو ان کی ملاقات ایک پارسی بیرونیٹ سرڈنشاپٹیٹ کی اکلوتی بیٹی رتی پٹیٹ سے ہوئی۔ رتی پٹیٹ جو 20 فروری 1900ء کو پیدا ہوئی تھیں، اس وقت فقط سولہ برس کی تھیں۔ وہ بمبئی کے حلقوں میں اپنی ذہانت، شاعرانہ مزاج، شوق مطالعہ اور خوش پوشاکی کی وجہ سے مشہور تھیں۔ ان کی شخصیت نے قائداعظم محمد علی جناح کو بے حد متاثر کیا اور دلچسپی ان کی قربت ومحبت میں بدل گئی۔

رتی پٹیٹ کے والد سرڈنشاپٹیٹ کو جب اس صورتحال کا علم ہوا تو انہوں نے رتی کی عمر کو جواز بنا کر رتی اور قائداعظم کی ملاقات کے خلاف عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ قائداعظم نے قانون کی مکمل پاسداری کی اور تقریباً ڈیڑھ برس تک رتی سے نہیں ملے۔ لیکن رتی کی عمر 18 برس ہو گئی تو وہ اپنے والدین کی دولت وثروت کو خیرباد کہہ کر قائداعظم کے پاس پہنچ گئیں۔ 18/اپریل 1918ء کو رتی نے بمبئی کی جامع مسجد کے امام مولانا نذیر احمد فجندی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ان کا اسلامی نام مریم رکھا گیا۔ اگلے دن وہ محمد علی جناح کے عقد میں آ گئیں۔

قائداعظم شروع شروع میں تو رتی کو بھرپور وقت دیتے رہے لیکن آہستہ آہستہ ان کی سیاسی سرگرمیاں زیادہ وقت لینے لگیں اور دونوں میاں بیوی کے اختلافات رونما ہونے لگے اور ایک وقت وہ بھی آیا جب رتی قائداعظم کی رہائش گاہ سے سکونت ترک کر کے ایک ہوٹل میں منتقل ہو گئیں۔ ان دنوں رتی کی صحت بھی بہت گر گئی تھی۔ اس دوران کئی مرتبہ خود قائداعظم اور ان کے دوستوں نے اس علیحدگی کو ختم کروانے کی کوشش کی لیکن کوئی صورت سودمند ثابت نہیں ہوئی۔ اپریل 1928ء میں رتی شدید بیماری کے باعث علاج کروانے کے لئے پیرس چلی گئیں پھر قائداعظم بھی وہیں پہنچ گئے اور ایک ماہ تک ان کے ساتھ رہے۔ اس کے بعد رتی واپس ہندوستان چلی آئیں۔ ہندوستان واپس آ کر قائداعظم کبھی کبھی رتی جناح کی مزاج پرسی کے لئے جانے لگے۔ ان کے اختلافات کی خلیج بتدریج پٹنے لگی۔

28 جنوری 1929ء کو قائداعظم دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے دہلی چلے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں 20 فروری 1929ء کو اپنی 29 ویں سالگرہ کے دن رتی جناح اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن

جولا (Dioula) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

جولا (Dioula) زبان آئیوری کوسٹ بورکینافاسو اور مالی میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ مکرم عبدالرشید انور صاحب سابق مربی انچارج آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں کہ:

"جولا (Dioula) زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد میں 1998ء میں ہوا۔ یہ ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم Coulibaly Moussa کو حاصل ہوئی خاکسار کی نگرانی میں ترجمہ کی نظر ثانی کے لئے ایک بورڈ تشکیل دیا گیا جس کے حسب ذیل ممبر تھے۔

1۔ مکرم Diabate Mamadou صاحب سابق نیشنل سیکرٹری مال۔

2۔ مکرم Dao Moussa صاحب۔

3۔ مکرم Coulibali Sinan صاحب (لوکل معلم)

4۔ مکرم Abdul Kasim Toure صاحب۔ (لوکل مربی)

5۔ مکرم one Issiaka صاحب (لوکل معلم)

جولا ترجمہ کے لئے جماعت کے شائع شدہ فرنچ ترجمہ قرآن کریم کو بنیاد بنایا گیا۔ بعض آیات کے ترجمہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اردو ترجمہ قرآن کریم سے بھی استفادہ کیا گیا۔ کمپیوٹر پر Page setting کے سلسلہ میں عزیزہ لبنیٰ سعید اور عزیزہ ھبۃ المنعم انور اور نصیر الدین علی احمد صاحب کو خدمت کی توفیق ملی۔

عربی متن کے ساتھ ترجمہ کی پیسٹنگ اور چیکنگ کے کام کی نگرانی مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم رافع احمد تبسم صاحب مربیان سلسلہ نے انجام دی۔

ایک ہزار صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ قرآن مجید جولائی 2002ء میں پرنٹ ویل پریس امرتسر (انڈیا) سے شائع ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات سے صرف ایک ہفتہ قبل آئیوری کوسٹ پہنچا۔ اس زبان میں یہ سب سے پہلا ترجمہ قرآن ہے"۔

☆......☆......☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

22 فروری 2011

12-35 am	لقاء مع العرب
1-40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-20 am	راہ ھدیٰ
4-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے۔عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت
5-50 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-35 am	لقاء مع العرب
7-50 am	ایم۔ٹی۔اے۔عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-30 am	فرنچ ملاقات پروگرام
9-30 am	سیرت النبی ﷺ
9-55am	جلسہ سالانہ یوکے 2010ء
11-00 am	تلاوت
11-05 am	درس حدیث
11-30 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-05 pm	زندہ لوگ
12-35 pm	ایم۔ٹی۔اے وارئٹی
1-00 pm	گلشن وقف نو
2-05 pm	سوال وجواب
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-00 pm	تلاوت
5-10 pm	زندہ لوگ
5-40 pm	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-15 pm	بنگلہ سروس
7-15 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
8-10 pm	یسرنا القرآن
8-30 pm	تاریخی حقائق
9-00 pm	خبرنامہ
9-25 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے۔عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

خبریں

ریمنڈ ڈیوس، استثنیٰ کیس کی سماعت 14 مارچ تک ملتوی
لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اعجاز احمد چوہدری نے حکم دیا ہے کہ عدالتی کارروائی مکمل ہونے تک امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کو پاکستان کے باہر نہیں بھیجا جا سکتا۔ عدالت عالیہ نے وزارت خارجہ کی جانب سے ریمنڈ ڈیوس کے سفارتی سٹیٹس سے متعلق جواب داخل کرنے کیلئے تین ہفتے کی مہلت دینے کی استدعا منظور کرتے ہوئے سماعت 14 مارچ تک ملتوی کر دی۔

ڈھاکہ میں دسویں کرکٹ ورلڈکپ کا افتتاح
دسویں ورلڈ کپ ٹورنامنٹ 2011ء کا شاندار افتتاح ڈھاکہ میں ہوا۔ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم حسینہ واجد نے ٹورنامنٹ کا افتتاح کیا۔ عالمی کپ ایشیاء میں 15 سال بعد اور بنگلہ دیش میں پہلی بار ہو رہا ہے۔ تقریب میں 35 ہزار شائقین نے شرکت کی۔

نماز جنازہ

۞ مکرم انوار احمد انور صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھانجے مکرم شہزاد حفیظ صاحب ابن محترم عبدالحفیظ صاحب مقیم مانچسٹر یوکے 11 فروری 2011ء کو بیت الذکر میں وقار عمل کے بعد گھر آئے۔ رات کو سوتے میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ مرحوم کی میت 19 فروری کو ربوہ پہنچ رہی ہے اور اسی دن بعد نماز عصر بیت مبارک میں نماز جنازہ ہوگی۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

صنعتی نمائش کا انعقاد

۞ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں صنعتی نمائش کا انعقاد مورخہ 19 فروری 2011ء کو بوقت 10 بجے صبح کیا جا رہا ہے۔ اہل شہر میں سے خواتین اور بچے اس نمائش سے استفادہ کریں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔فروری

طلوع فجر	5:20
طلوع آفتاب	6:45
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:00

پلاٹ برائے فروخت
ایک کنال پلاٹ بمعہ چاردیواری اور ایک کمرہ
80 فٹ فرنٹ کے ساتھ
واقع محلہ نصرت کالونی نزد بیت النصرت
رابطہ نمبر: 0333-6707323

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

برسوں پرانا نرینہ اولاد کے لئے مجرب
بخت بھرا کورس
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ
26 بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
حکیم منور احمد عزیز
0334-6201283
0333-6706687

پریمئر ایکسچینج کمپنی (بی) لمیٹڈ
غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد بااعتماد ادارہ
دفتر اتوار کے روز بھی کھلا ہوگا
اسٹیٹ بینک لائسنس نمبر 11
برائے رابطہ: 0333-9794460 0333-8390390 047-6215068
بونا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Govt. Lic # ID.541
IATA
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ
ریکنفرمیشن۔انشورنس۔ہوٹل بکنگ
کی بارعایت سروس کیلئے
SABINA TRAVELS
CONSULATNT RABWAH
047-6211211-621522
0334-6389399
Islamabad
051-2871328-9,2821750
0300-5105594
پروپرائیٹر: رفیع احمد

FD-10

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

شاد آباد بلڈرز
پروپرائیٹر: محمد اسلم شاد
0333-5107042
0300-9780882
بلڈنگ کنسٹرکشن کے کام کے لئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے گردونواح میں کام کرنے کا بااعتماد ادارہ جہاں آپ اعتماد کے ساتھ رجوع کر سکتے ہیں۔ نیز کنسٹرکشن میں انوسٹمنٹ کے لئے بھی رجوع کر سکتے ہیں۔